السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بریڈفورڈ سے سلیم خاں لکھتے ہیں

مسلمانوں کا ایک ایسا گروہ جو دین حنیف میں کھلم کھلا ترمیم و تخفیف (اپنی ضروریات کے مطابق) کرتا رہے غیر اللہ کے نام پر نذرونیاز بھی دیتا رہے بالفاظ دیگر شرک کا مرتکب ہوتا رہے تو کیا ایسے گروہ کو دین کے کسی کام موجود ہوں 'اور اگر ایسا گروہ دین ''میں دست تعاون بڑھانے کو کہا جاسکتا ہے جب کہ وہ پہلے کی طرح اپنے خودساختہ طور طریقوں پر اڑے رہیں حالانکہ ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن پاک کے یہ الفاظ کہ ''اِنَّ الشِّرکَ لَظُلمٌ عَظیمٌ کے نام پر کسی قسم کی مالی یا دیگر قسم کی امداد کی درخواست کرے تو کیا ایسے لوگوں کی مدد کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ دین میں تحریف اور کھلم کھلا غیر اللہ کے نام پر نذرونیاز دیں تو انہوں نے شرک کا ارتکاب کیا ہے اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے جو توبہ کے بغیر ناقابل معافی ہے۔ ایسے لوگوں سے ایسے کاموں میں ہرگز تعاون نہیں کرنا چاہیۓ جن کے ذریعے شرک و بدعت پھیلتا ہو اور دین کی بنیادوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ ہاں اگر وہ گروہ کوئی ایسا کام کرتے ہیں جس میں عام مسلمانوں کی بھلائی ہے اور دین کے فائدے کا کام ہے تو ایسا کام جو شخص بھی کرے اس سے تعاون کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سلسلے میں قرآن کا اصول بڑا واضح ہے کہ:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ   ٢ ... سورة المائدة

''کہ نیکی اور تقوے کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مت تعاون کرو۔''

ظاہر ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ اور زیادتی کا کام ہے۔ ایسے کاموں میں تو تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر عام نیکی اور بھلائی کے کام جو شخص بھی کرے اس سے تعاون میں کوئی مضائقہ نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص526

محدث فتویٰ